باسمہ تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیانِ عظام اس مسئلے کے بارے میں کہ بیرون ملکوں میں جو لوگ رہتے ہیں وہ یہاں پر اپنے نابالغ اولاد کا فطرانہ وہاں کے حساب سے ادا کریں گے، جس پر اکثر لوگ پریشان ہوئے ہیں کہ ہم نے تو اب تک یہاں کے حساب سے ادا کیا ہے، ہم اس کا کیا کریں گے، مسئلہ تو واضح ہے کہ شیخین اولاد کی جگہ کو اعتبار دیتے ہیں اور امام محمد رحمہ اللہ والد کے مقام کو اعتبار دیتے ہیں (البدائع الصنائع)۔ اور بعض کتب میں امام محمد رحمہ اللہ کے قول کو اصح قرار دیا ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ اس سے پہلے جن لوگوں نے شیخین کے قول پر عمل کیا ہے یا آئندہ کریں گے، تو کیا وہ درست ہے کہ نہیں؟ اور جہاں پر قول اصح مذکور ہو تو کیا اس کا جانبِ آخر غیر معتبر ہوتا ہے؟

تفصیل سے واضح کیجئے تاکہ تمام لوگوں کی پریشانی ختم ہو جائے۔ جزاکم اللہ فی الدارین۔

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۶/۲۲۹۶

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

مذکورہ مسئلہ میں فقہاء کرامؒ نے امام محمدؒ کے قول کو ترجیح دی ہے کہ صدقۃ الفطر کی بصورت قیمت ادائیگی کے وقت والد کی جگہ کا اعتبار کا جائے گا، البتہ اگر کسی نے اب تک اولاد کی جگہ کا اعتبار کرتے ہوئے صدقۃ الفطر کی بصورت قیمت ادائیگی کی ہو تو چونکہ شیخینؒ کی بھی یہ رائے ہے لہذا صدقۃ الفطر ادا ہو جائے گا، البتہ آئندہ کیلئے امام محمدؒ کے قول پر عمل کیا جائے۔ (امداد الاحکام ۲/۴۰)

قول اصح کا مقابل عموماً قول صحیح ہوتا ہے اور بعض اوقات روایتِ شاذہ بھی ہوتی ہے، لہذا جہاں قول اصح ذکر ہو اور اس کا مقابل قولِ صحیح ہو تو قولِ اصح جمہور کے نزدیک راجح ہو گا، البتہ اس کے مقابل صحیح قول بھی غیر معتبر نہیں ہو گا، اور اگر قول اصح کے مقابل روایتِ شاذہ یا قولِ غیر صحیح ہو تو وہ غیر معتبر ہو گا۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۲/ ۳۵۵)

والمعتبر في الزكاة فقراء مكان المال، وفي الوصية مكان الموصي، وفي الفطرة مكان المؤدي عند محمد، وهو الأصح، وأن رءوسهم تبع لرأسه.

(قوله: مكان المؤدي) أي لا مكان الرأس الذي يؤدي عنه (قوله: وهو الأصح) بل صرح في النهاية والعناية بأنه ظاهر الرواية كما في الشرنبلالية وهو المذهب كما في البحر فكان أولى مما في الفتح من تصحيح قولهما باعتبار مكان المؤدى عنه.

شرح عقود رسم المفتي-دار البشائر الاسلامية (۴۵۵)

والأصح آكد من الصحيح...و ذكر العلامة ابن عبدالرزاق فى شرحه على الدر المختار أن المشهور عند الجمهور أن الأصح آكد من الصحيح.

و فى شرح البيرى قال فى طراز المذهب ناقلا عن حاشية البزدوى قوله: هو الصحيح، يقتضي أن يكون غيره غير صحيح، و لفظ الاصح يقتضي أن يكون غيره صحيحا. أقول: ينبغي أن يقيد ذلك بالغالب لأنا وجدنا مقابل الأصح الرواية الشاذة.........واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

عابد اللہ کراچوی غفرلہ ولوالدیہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۶/ ذوالقعدۃ/۱۴۴۲ھ
27/جون/2021ء

الجواب صحیح
[signature]
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۱۶/ ذوالقعدۃ/۱۴۴۲ھ
۲۷/ جون/ 2021ء

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۷۶/۲۳۹۲
مورخہ ۱۴۴۲/۱۱/۱۶
۲۰۲۱/۶/۲۸

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۱۴۴۲/۱۱/۱۶ھ

الجواب صحیح
عبد المنان
۱۴۴۲/۱۱/۱۷ھ

مفتی